بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم سہ شنبہ

۲۹-ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۱۷-ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۲۹-ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؁

حضرت نواب محمد علی خان صاحب آج ایک بجے کی گاڑی سے تشریف لائے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی تشریف لے آئی ہیں ؁

پنجاب کے مختلف اضلاع کے چودہ نائب تحصیلداران جو آرپیو کی ٹریننگ کے لئے گوردا سپور آئے ہوئے ہیں۔ ۲۵ ستمبر کو قادیان تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ سنا۔ اور ایک گھنٹہ حضور سے ملاقات بھی کی۔ اور کل ۳½ بجے کی گاڑی سے واپس چلے گئے ؁

قادیان ۱۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

کیا احرار مسلمانوں کے سیاسی نصب العین سے متفق ہیں؟

حال ہی میں جب ہم نے احرار کے سابقہ طریق عمل کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا۔ کہ وہ ہمیشہ شتر مرغ کی سی چال چلتے رہے ہیں۔ جدھر ذاتی فوائد دیکھتے ہیں ادھر لڑھک جاتے ہیں۔ اگر کسی حیلہ کے ذریعہ عام مسلمانوں کی جیبیں خالی کرا سکیں۔ تو نہ صرف پنجاب کے اور نہ صرف ہندوستان کے بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی۔ اور سیاسی راہ نما اور لیڈر بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اتنی بڑی بڑی ڈینگیں مارتے ہیں۔ کہ عام لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں لیکن کچھ دنوں کے بعد جب احرار کا کوئی وعدہ بھی پورا نہیں ہوتا۔ اور لوگ۔ ان سے مونہہ موڑ لیتے ہیں۔ تو وہ غیر مسلموں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مسجد شہید گنج کے موقعہ پر ہوا۔ احرار نہ صرف خود اس جد وجہد سے علیحدہ رہے بلکہ ان مسلمانوں کی بھی سخت مخالفت کی جو حصول مسجد کے لئے ہر قسم کی قربانی کر رہے تھے۔ اور غیر مسلموں کے حامی بن گئے۔

ان حالات کی بناء پر ہم نے لکھا تھا کہ ایسے لوگ قطعاً قابل اعتماد نہیں نہ مسلمانوں کے لئے۔ اور نہ حکومت کے لئے۔ اس پر معاصر "احسان" کو بہت طیش آیا۔ اور اس نے احرار کے پچھلے رویہ سے درگذر کرنے کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی۔ کہ:-

"احسان میں چودھری افضل حق کے بیانات پر جو بحث چل نکلی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا۔ کہ چودھری صاحب نے بالآخر مسلمانوں کے سیاسی نصب العین پاکستان سے پورے طور پر اتفاق کر لیا تھا۔ اور آج بھی احرار اس نصب العین سے پورے طور پر متفق ہیں"

پھر لکھا:-

"احرار نے جب غلط راستہ اختیار کیا تھا۔ تو اسلامی پریس نے سختی سے بازپرس کی تھی۔ اب وہ راہ راست پر ہیں۔ تو ان سے خواہ مخواہ چھیڑ خانی کیوں کی جائے"

لیکن مسلمانوں کے سیاسی نصب العین پاکستان سے احرار کو جس قدر اتفاق ہے۔ اس کا اندازہ لگانے۔ اور ان کے راہ راست پر آنے کا پتہ معلوم کرنے میں اب بھی کوئی مشکل حائل نہیں۔ نہایت آسانی کے ساتھ ان کی تحریروں۔ اور تقریروں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اب بھی شتر مرغ کی چال ہی اختیار کئے ہوئے ہیں جیسا موقعہ دیکھتے ہیں۔ ویسی بات کہہ دیتے ہیں۔ اور یہ ہم ہی نہیں کہہ رہے احرار کے ملجا و ماوا ہندو اخبارات جن میں احرار کے اعلانات خاص طور پر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور جن میں احرار کی تعریف و توصیف کے پل باندھے جاتے ہیں۔ وہ بھی کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "پربھات" (۱۵ ستمبر) لکھ چکا ہے۔ کہ

"احرار لیڈر مولوی مظہر علی بے معنی تقریریں کرتے رہتے ہیں کبھی پاکستان کے حق میں ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی خلاف ایک تازہ تقریر ڈلہوزی میں کی ہے۔ اس میں بھی یہی رویہ اختیار کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی پوزیشن واضح کریں"

یہ مفکر احرار کو ایک ہندو اخبار کی طرف سے ڈانٹ پلائی گئی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ کبھی پاکستان کے حق میں ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی خلاف۔ دوسرے احرار کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ان ہی حالات میں معاصر "احسان" احرار کی سفارش میں یہ کہہ رہا ہے۔ کہ آج احرار مسلمانوں کے سیاسی نصب العین پاکستان سے پورے طور پر متفق ہیں اگر اسی کا نام پورے طور سے متفق ہونا ہے۔ تو معلوم نہیں۔ اختلاف کسے کہا جا سکتا ہے مسلمانوں کے ایسے مجمع میں جس کے بدک جانے کا خطرہ ہو احرار کا پاکستان کی حمایت میں کچھ کہہ دینا یہ مطلب نہیں رکھتا۔ کہ وہ اس بارے میں جمہور مسلمانوں کے ساتھ متفق ہیں۔ بلکہ یہ ان کی منافقت ہے۔ چنانچہ جب بھی موقعہ ملے پاکستان کے خلاف زہر اگلنے لگ جاتے ہیں

ایسے لوگوں کے متعلق ایک طرف حکومت سے یہ التجا کرنا کہ ان کو گرفتار نہ کیا جائے۔ اور جو گرفتار ہو چکے ہیں۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں سے یہ سفارش کرنا کہ احرار کے سابقہ رویہ کو نظر انداز کر دیا جائے۔ کیونکہ اب وہ راہ راست پر آ گئے ہیں۔ اپنے ساتھ آپ دشمنی کرنے کے مترادف ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ احرار جو اپنے شرمناک اور غدارانہ افعال کی وجہ سے مسلمانوں کی نظر سے گر چکے ہیں۔ انہیں پھر اٹھنے اور کسی قسم کی وقعت حاصل کرنے کا قطعاً موقعہ نہ دیا جائے۔ کیونکہ ان سے سوائے نیش زنی اور فتنہ پردازی کے کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے آج تک مسلمانوں کو، اور خاص طور پر غریب اور مفلس مسلمانوں کو اس قدر جانی۔ اور مالی نقصانات پہونچائے ہیں۔ کہ کوئی دشمن بھی اتنا نہیں پہونچا سکتا۔ اب انہیں مزید نقصان رسانی کے قابل نہیں بنانا چاہیئے ؁

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اخلاص کی قراردادیں

جماعت احمدیہ جہلم

مورخہ ۲-۹-۴۲ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ جہلم کے سامنے ۱۸؍ اگست کے الفضل میں شائع شدہ ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پڑھا گیا۔ جس پر سب جماعت نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ جہلم حضور کی ہر ایک آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اور اپنا تن من دھن اور ہر پیاری سے پیاری چیز بھی قربان کرنے میں فخر سمجھتے ہیں۔ انشاء اللہ وقت آنے پر ہم میں سے ہر ایک شخص موت کے مونہہ میں جانے کے لئے تیار رہے گا۔

خاکسار چودھری غلام حسین احمدی سیکرٹری امور عامہ

جماعت احمدیہ انبالہ

جماعت احمدیہ انبالہ شہر کا خاص جلسہ بعد نماز جمعہ بتاریخ ۱۸ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔ ہم سب افراد جماعت احمدیہ انبالہ شہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر آواز پر دل و جان سے لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ اور یقین کامل رکھتے ہیں۔ کہ حضور کے ہر ایک ارشاد پر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی اطاعت میں اعلیٰ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار عبد الرحمن امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی چین سے واپسی

ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو چین میں حکومت ہند کے نمائندہ کے طور پر تشریف لے گئے تھے۔ مجوزہ میعاد ختم کر کے عنقریب ہندوستان واپس تشریف لانے والے ہیں۔ اور فیڈرل کورٹ کے جج کی حیثیت سے اپنا کام شروع کر دیں گے۔ چنگنگ کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ۵؍ ستمبر آپ نے مارشل چیانگ کائی شیک سے الوداعی ملاقات کی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ جناب چودھری صاحب موصوف کا یہ سفر بخیر و عافیت طے ہو۔ اور خدا تعالیٰ ان کا حامی اور محافظ ہو۔

بیعت خلافت

جناب حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

مؤدبانہ گزارش ہے کہ فدوی نے اس سے پہلے مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے ہاتھ پر ۱۹۲۵ء میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد میرے دل میں کئی ایک شکوک پیدا ہو گئے جن کی وجہ سے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود تصنیف شدہ کتابوں کا بار بار مطالعہ کرنا شروع کیا۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا۔ کہ میں غلطی پر تھا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کرے استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

آج میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اور تمام بیعت کی شرائط پر قائم رہنے کا اقرار کرتا ہوں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب۔ حضور میرے حق میں دعا کریں میری صحت اچھی نہیں ہے۔ الراقم خاکسار حقیر سید ہاشم شاہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا میں مشکلات اور تکالیف کی وجہ

"انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور دنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں۔ یہ سب شامت اعمال ہی سے آتی ہیں۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا۔ کہ لوگ ایک دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ ہم پر اگر مصیبتیں آئیں تو کیا ہوا۔ انبیاء علیہم السلام پر بھی مصائب آتی ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ انبیاء علیہم السلام کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے ان کی مصائب اور مشکلات کو کوئی نسبت نہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی مصائب میں لذت ہوتی ہے۔ وہ قرب الٰہی کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہیں۔ ان سے محبت بڑھتی ہے۔ اور ان کا فوق العادت استقلال اور رضا و تسلیم اعلیٰ درجہ کی معرفت کا باعث بنتی ہے۔ برخلاف اس کے یہ مصیبتیں اور بلائیں وبائیں جو گناہ کی شامت سے آتی ہیں۔ انہیں درد اور تکلیف کے علاوہ خدا سے بُعد ہوتا ہے۔ اور ایک تاریکی چھا جاتی ہے۔ آخر بالکل تباہی اور بربادی ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ ایک زہر ہے۔ زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا خطرناک غلطی ہے۔ یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا۔ وہ آخر مرے گا۔ اور ضرور مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسل کو اسی لئے بھیجا۔ اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید اسی لئے نازل فرمائی۔ کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ اس کے اثرات سے واقف ہو کر بچ جائے۔ قدیم سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آتی ہے کہ جب دنیا پر گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے۔ اور انسانوں میں عبودیت نہیں رہتی۔ اور عبودیت اور الوہیت کا باہمی رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ انسان سرکشی اور بغاوت اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کی آگاہی اور تنبیہ کے لئے اپنا ایک مامور بھیج دیتا ہے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

رمضان المبارک کے ایام

مبارک ہو کہ پھر برکت کے دن نزدیک آ پہنچے
خدا کے فضل اور رحمت کے دن نزدیک آ پہنچے

درِ محبوب کی قربت کے دن نزدیک آ پہنچے
دعاؤں کی قبولیت کے دن نزدیک آ پہنچے

پھر سے قرآن کی عظمت کے دن نزدیک آ پہنچے
پھر سے اسلام کی شوکت کے دن نزدیک آ پہنچے

بہار چشمۂ عرفاں کی رونق بڑھتی جاتی ہے
کہ اب ایمان کی زینت کے دن نزدیک آ پہنچے

اٹھو جاگو خزانے لٹ رہے ہیں آسمانوں سے
بھرو دامن کہ اب دولت کے دن نزدیک آ پہنچے

کمربستہ کہ حق کا بول بالا ہونے والا ہے
اٹھو جاگو کہ دم بھر میں اجالا ہونے والا ہے

عبد السلام اختر ایم اے دہلی

نام دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے

تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے والوں میں ایک خاصی تعداد ایسی ہے جنہوں نے وعدہ کے وقت لکھا تھا کہ چندہ ماہ نومبر میں جو سال ہشتم کا بارھواں مہینہ ہے ادا کیا جائے گا۔ اور بعض کا وعدہ اکتوبر میں ادا کرنے کا ہے۔ ایسے تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ہشتم کا چندہ جن دوستوں کا ۱۱؍ اکتوبر قبل دوپہر مرکز میں داخل ہو جائے گا ان کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ۔ پس وہ جن کا وعدہ نومبر ۴۲ء کا ہے یا اکتوبر کا ہے یا گزشتہ کسی مہینہ کا تھا۔ مگر وہ اس مہینے میں ادا نہیں کر سکے۔ انہیں ۱۱؍ اکتوبر ۴۲ء تک اس لئے ادا کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام بھی حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو جائے۔ مگر کامیابی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جبکہ آپ آج سے اس کے لئے انتظام کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

درخواست دعا میرے بڑے بھائی محمد طاہر صاحب ۱۹ یوم سے میعادی بخار میں مبتلا ہیں نہایت کمزور ہو گئے ہیں۔ اور ان کو بہت سخت تکلیف ہے۔ نیز میری اہلیہ ۹ یوم سے بخار میں مبتلا ہے۔ اور درجہ حرارت ۱۰۱ ڈگری تک ہو جاتا ہے۔ تمام احباب جماعت ان دونوں کی صحت کے واسطے ان مبارک ایام میں درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یونس سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بریلی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

خاکسار کی عمر قریباً ۱۴-۱۵ سال کی ہوگی۔ اور غالباً ۹۹-۱۸۹۸ء تھا جبکہ ایک روز اس مسجد میں (جو ہمارے مکان واقعہ محلہ ڈھک بازار پٹیالہ کے بالکل قریب ہے) بیٹھے ہوئے حضرت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھوا کر میرے والد رحیم بخش صاحب مرحوم۔ اور دادا مولا بخش صاحب مرحوم اور بعض دیگر افراد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ بیعت لی۔ اس وقت میں اپنے بزرگوں کے پاس کھڑا تھا۔ میرے دو بڑے بھائی یعنی محمد یوسف صاحب مرحوم۔ اور حافظ ملک محمد صاحب کئی سال قبل سلسلہ میں داخل ہو چکے تھے۔ بھائی محمد یوسف صاحب تو غالباً ۱۸۹۲ء میں اور بھائی ملک محمد صاحب ۱۸۹۶ء میں:۔

اُس روز کے بعد ہمارا گھر احمدی گھرانہ بن گیا۔ سلسلہ کے اخبارات۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب۔ اور اشتہارات نظر پڑنے لگے۔ جس قدر لیاقت تھی۔ اس کے مطابق اخبارات و کتب کا مطالعہ کر لیا کرتا تھا۔ اور باوجودیکہ پرائمری کا طالب علم تھا۔ پھر بھی سُرمہ چشم آریہ جیسی دقیق کتاب کا مطالعہ کرنے کے حظ اٹھانا مجھے یاد ہے۔ سلک مروارید کو خوب دلچسپی سے پڑھنا بھی مجھے یاد ہے۔ دُرِّثمین کی نظم سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوب وردِ زبان رہا کرتی تھی۔ ایک دو سال ان حالات کے بعد جب عقل و شعور کا زمانہ قریب آیا۔ تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط کے ذریعہ بیعت کی درخواست لکھی جائے۔ چنانچہ میں نے بیعت کا خط لکھدیا۔ اور وُہ درخواست منظور ہو گئی۔ جب منظوری کی اطلاع خط کے ذریعہ موصول ہوئی۔ تو اس دن مجھے بہت ہی خوشی ہوئی۔ یہ غالباً ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے:۔

اس کے بعد رُوحانی برکات کا نیا دَور شروع ہو گیا۔ چُونکہ اُس وقت تک خاکسار نے علاوہ سکول کی معمولی تعلیم کے خاص طور پر کچھ فارسی بھی پڑھ لی تھی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام سے بھی حظ اٹھانے لگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا اس قدر گہرا اثر دل پر پڑا۔ کہ باوجودیکہ وُہ وقت اُٹھتی جوانی کا تھا بسا اوقات دُنیا کی لذات دل سے بالکل محو ہو جاتی تھیں۔ اور دل کی توجہ کا رُخ پیارے اور حقیقی مولا رب العالمین رحمٰن۔ رحیم کی طرف رہتا۔ چنانچہ مجھے یاد ہے۔ کہ میری ایک رات تمام کی تمام جاگتے ہوئے گزر گئی۔ اور اگلا دن بھی اسی طرح گزرا۔ کہ بجز اللہ تعالےٰ کی ذات کے اور کوئی چیز پیشِ نظر نہ رہی۔ الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے توجہ الی اللہ میں تدریجی ترقی ہوتی گئی۔ اور دُعائیں کرنے کی عادت راسخ ہوتی گئی۔ حضور علیہ السلام کی بیعت بذریعہ خط کر لی تھی۔ مگر ابھی حضور کی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔

اس لئے ایک وقت آیا۔ کہ حضور علیہ السلام کی زیارت کے شوق نے طبیعت پر بڑا غلبہ پایا۔ میں اس وقت نویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اور مالی لحاظ سے سفر کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ اور نہ ہی ایسا توانا تھا۔ کہ پیدل سفر کرنے کے لئے تیار ہو جاتا۔ اس لئے اس مدعا کے حصول کے لئے بھی دُعا کی۔ اور رو رو کر دُعا کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد میں نے خواب دیکھا۔ کہ میں اپنی مسجد کے حجرہ میں لیٹا ہوا ہوں۔ کہ اتنے میں حجرہ کا دروازہ کھُلا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر داخل ہُوئے۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہی اُٹھا۔ اور حضور سے جا لپٹا۔ اور محبت کی وجہ سے رونے لگ گیا۔ حضور علیہ السلام نے مجھے تسلی دی۔ اور میں اسی حالت میں بیدار ہو گیا۔

اس رویا سے تقریباً دو تین ہفتہ بعد ہی میرے سفر کی بے سروسامانی سامان سے بدل گئی۔ اور مجھے قادیان آنے کی توفیق مل گئی۔ یہ ماہ اگست ۱۹۰۵ء میں وقوع پذیر ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ:۔

اس سفر میں خاکسار اکیلا قادیان نہ آیا تھا۔ بلکہ مندرجہ ذیل چھ آدمیوں کا قافلہ تھا۔ جن میں مَیں بھی شامل تھا۔

(۱) مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم پروفیسر مہندر کالج پٹیالہ۔ (۲) حافظ نور محمد صاحب مرحوم۔ (۳) مستری محمد صدیق صاحب پٹیالوی۔ حال مستری وائسرائیگل لاج دہلی۔ (۴) شیخ محمد افضل صاحب پٹیالہ (۵) میاں خدا بخش صاحب مومن مہاجر قادیان۔ (۶) خاکسار حشمت اللہ:۔

(۱)

جس روز ہم قادیان پہونچے۔ اُس روز بوقت نمازِ مغرب مسجد مبارک میں جو کہ اس وقت اس قدر چھوٹی تھی۔ کہ اس کی ایک صف میں صرف پانچ۔ چھ آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور غالباً اس سے اگلے روز قبل نمازِ عشاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا:۔

(۲)

مہمان خانہ میں اُن دنوں حافظ حامد علی صاحب رضؓ مہمانوں کے خدمت گزار تھے۔ وُہ بڑے اخلاص سے ہمارے لئے کھانا لایا کرتے تھے۔ جو اس قدر مزے دار ہوتا تھا۔ کہ باوجود کافی کھانے کے پھر بھی یہی دل چاہتا تھا کہ اور کھائیں۔ ان دنوں میاں نجم الدین صاحب رضؓ لنگر خانہ کا کھانا پکوایا۔ یا پکایا کرتے تھے۔ اور بڑی مشقت برداشت کر کے مہمانوں کے کھانے کا انتظام فرمایا کرتے تھے۔ حافظ حامد علی صاحب رضؓ کھانا کھلاتے تھے۔ اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ باتیں بھی سنایا کرتے تھے۔ اور ایسا ہی میاں نجم الدین صاحب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہمیں باتیں سُنایا کرتے تھے:۔

(۳)

ان دونوں میں سے کسی ایک نے ہمیں یہ بھی سُنایا۔ کہ جب ہمارے پاس رسد ختم ہو جاتی ہے۔ تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کر دیتے ہیں۔ کہ حضور آٹا وغیرہ ختم ہو گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً اندر جاتے۔ اور رومال میں روپے لاتے اور ہمیں دے دیتے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ حضور کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا۔ کہ ایک وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کوئی روپیہ نہ تھا۔ مگر جب ہم نے دوبارہ حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور شام کے کھانے کے لئے تو آٹا قطعاً نہیں۔ تو حضور نے تھوڑی دیر کے بعد اندر سے روپیہ لا دیا۔

(۴)

ایک روز ہم مہمان خانہ میں بیٹھے تھے عصر کا وقت تھا۔ ہمیں خبر ملی۔ کہ ڈھاب میں کشتی چلانے کے لئے میاں صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) آئے ہیں۔ میں نے اپنے دو ہم عمر اور ہم مکتب ساتھیوں یعنی میاں خدا بخش صاحب مومن اور شیخ محمد افضل صاحب پٹیالوی سے کہا۔ کہ چلو حضرت میاں صاحب کو دیکھیں۔ اس پر میاں خدا بخش صاحب میرے ساتھ ہُوئے چنانچہ ہم ڈھاب کے کنارے پر گئے۔ اور حضرت میاں صاحب اور آپکی کشتی کو دیکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت میاں صاحب کی کشش بچپن ہی سے نمایاں تھی۔ اور میرے جیسے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

موجودہ جنگ میں مالی اور جانی قربانیاں

موجودہ جنگ میں اتحادی ممالک کا عزم وثبات بے حد قابل تعریف ہے۔ بہت بڑی طاقت اور سامان جمع کر کے جنگ شروع کر دینا اور بات ہے لیکن عدم تیاری۔ ناموافق حالات اور بے خبری کی حالت میں نقصانات پر نقصانات اٹھانے کے باوجود ہمت نہ ہارنا۔ جی نہ چھوڑنا اپنے حوصلوں اور ارادوں کو بلند رکھنا اور اپنی کامیابی کے بارہ میں پر امید رہنا ایسے اوصاف ہیں۔ جو کامیابی کے ضامن ہیں۔ اور ہر اس قوم کو جو دنیا میں سربلند و سرفراز ہونا چاہتی ہے۔ اور دنیا پر چھا جانے کی نیت کے ساتھ اٹھتی ہے اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں وہ قوم جو عزم و استقلال ہمت اور ذوق یقین کے ساتھ قربانی و ایثار کی روح سے خالی ہو۔ وہ اگر آج نہیں تو کل ضرور مٹ کر رہے گی۔ اس کی زندگی یا کم سے کم دیرپا زندگی کی کوئی صورت نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم وقتاً فوقتاً زندہ اقوام کی قربانی و ایثار اور عزم و استقلال کے سبق آموز واقعات احباب جماعت کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ تا وہ ان سے اپنے مستقبل کی تعمیر میں مدد لے سکیں۔

حال میں برطانوی وزیر خزانہ سر کنگز لے وڈ نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ برطانیہ موجودہ جنگ میں روزانہ ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ خرچ کر رہا ہے۔ گزشتہ ماہ جون تک یہ خرچ ایک کروڑ ۱۵ لاکھ پونڈ تھا۔ گر اس کے بعد پانچ لاکھ پونڈ روزانہ کا اضافہ ہو چکا ہے۔ تین سال کی جنگ پر جو رقم صرف ہو چکی ہے۔ وہ دس ارب پونڈ سے بھی زیادہ ہے۔ اس کثیر رقم کا چالیس فیصدی برطانیہ کے لوگوں سے ٹیکس کی صورت میں وصول کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ اپنی حیثیت اور اپنی مالی حالت اور اپنے کام کی نوعیت کے لحاظ سے جو مالی قربانیاں کر رہی ہے۔ وہ بے شک نہایت شاندار ہیں۔ اور وہ اس پر اقوام عالم کے سامنے فخر کے ساتھ اپنا سر بلند کر سکتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس کے جملہ افراد یا اکثر افراد کی قربانیاں اس معیار تک پہونچ چکی ہیں۔ جو برطانوی قوم نے اس جنگ میں قائم کیا ہے۔ یہ قربانی ایک ملک کی آزادی اور ایک قوم کے دنیا پر سیاسی لحاظ سے سربلند رہنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ یہ مقصد کتنا اچھا کیوں نہ ہو۔ تمام دنیا کو شیطان کے پنجہ اقتدار سے مخلصی دلا کر اور اس کی غلامی سے آزاد کرا کے آستانہ الٰہی پر جھکا دینا اور پھر اس کے ساتھ دنیا میں پوری طرح انصاف اور امن و امان قائم کر دینا ایسا عالی مقصد ہے۔ کہ برطانوی مقصد اس کے ساتھ کوئی مناسبت ہی نہیں رکھتا۔ پس احباب جماعت احمدیہ اگر ایک طرف تو مقاصد میں اتنے بُعد اور فرق کو مدنظر رکھیں۔ اور دوسری طرف قربانیوں میں تفاوت پر نظر کریں۔ تو ان کو یقیناً اپنے فرائض کی طرف زیادہ توجہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ زیادہ مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ دین کی راہ میں قربانیوں کے لئے آمادہ ہو سکیں گے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قربانی اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر ہی کی جا سکتی ہے۔ اپنی زندگی کی انداز میں کوئی تبدیلی گوارا نہ کرتے ہوئے کوئی قربانی نہیں ہو سکتی۔ اور برطانوی لوگوں نے اپنی طرز زندگی بود و باند خوراک اور پوشش پر جو پابندیاں عائد کی ہیں۔ وہ بہت سخت ہیں اور ان کا مقصد یہی ہے کہ قربانیوں کے لئے ماحول پیدا کیا جا سکے۔ اور اسی ماحول کو پیدا کرنے کے لئے ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے کئی سال قبل تحریک جدید جاری فرماتے ہوئے جماعت کو اپنی خوراک اور پوشاک اور تمدن میں سادگی پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ جس پر عمل کرنا جہاں ان کی قومی زندگی کے لئے بہت مفید ہے وہاں انفرادی زندگی میں بھی بلحاظ فوائد بے نظیر ہے۔ آپ نے اسے جاری فرماتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ یہ تحریک دراصل قرآن کریم سے ماخوذ ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کا نام تحریک قدیم ہونا چاہیئے۔ اور یہ قرآن کریم کا کتنا بڑا کمال ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قرآن فہمی اور فراست کا کتنا بین اور روشن ثبوت کہ نہایت ہی تکلیف اور مصیبت کے وقت میں برطانوی قوم نے جو طریق اختیار کیا وہ وہی ہے۔ جو قرآن کریم سے اخذ کر کے ہمارے پیارے امام نے اس وقت جماعت کے سامنے پیش کیا۔ جب احرار کی شرارت اور بعض سرکاری حکام کے طریق عمل سے ہمارے چاروں طرف تاریک بادل چھا رہے تھے۔

موجودہ جنگ میں جو جانی قربانیاں کی جا رہی ہیں۔ وہ بھی نہایت شاندار ہیں۔ روسیوں نے اپنے ملک کی ہر ایک انچ کے لئے جس طرح جانیں لڑائی ہیں۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ لیکن جانی قربانیوں کے لحاظ سے چینی قوم نے جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ بے حد قابل تعریف ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ چینی قوم بہت پسماندہ۔ مستعدی و سرگرمی سے عاری اور عزم و استقلال سے محروم ہے۔ اور اس میں کوئی شک بھی نہیں۔ کہ یہ قوم بہت زیادہ متمدن اور تعلیم یافتہ نہیں۔ پھر اس کے وسائل بھی بہت محدود ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مارشل چیانگ کائی شیک کی قیادت میں جیسا کہ چینی وزارت کے ڈائرکٹر متعین لنڈن نے ایک بیان میں بتایا۔ پانچ سال کی جنگ میں ساٹھ لاکھ چینی جوان ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں۔ یہ جانی قربانی بھی ہمارے لئے سبق آموز ہے۔ اور اگر دنیوی شعور اور تعلیم سے بہت حد تک عاری لوگ اپنے ملک کی خاطر اس قدر جانیں قربان کر سکتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے عرفان سے مس رکھنے اور اس کی معرفت کا مزا چکھنے والوں کو اپنے خدا اور اپنے دین کی خاطر مصائب اور مشکلات کا جس طرح مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیئے وہ ظاہر ہے ؂

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی حلفیہ شہادت

آجکل شیخ عبدالرحمن صاحب مصری لاہوری مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق رکیک اور رکیک تاویلات کرنے میں غیر مبائعین کے استاد مانے جاتے ہیں (پیغام صلح ۱۲ ستمبر ۱۹۴۲ء) ذیل میں شیخ صاحب کی دستخطی حلفیہ گواہی درج کی جاتی ہے۔ جو ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء کو شیخ صاحب مذکور نے حضرت ناظر صاحب تالیف و تصنیف کے استفسار کے جواب میں تحریر کی تھی ہیں۔

"میں حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا۔ اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں میں نہ اس وقت کوئی فرق کرتا تھا۔ اور نہ اب کرتا ہوں۔ لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ الفاظ جن معنوں میں میں نے استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ وہ میرے عقیدہ کے منافی نہیں۔ ان معنوں میں میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی سبیل المجاز ہی نبی سمجھتا ہوں۔ یعنی شریعت جدیدہ کے بغیر نبی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع کی بدولت اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی۔ میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔"

عبدالرحمن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ۲۴ اگست ۱۹۳۵ء

شیخ صاحب کی یہ تحریر نظارت تالیف و تصنیف میں محفوظ ہے۔ اور انہیں اس کے انکار کی جرأت نہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے چوتھے سالانہ اجتماع کی تفصیلات

خدام الاحمدیہ کے قیام کو پانچواں سال گزر رہا ہے۔ گزشتہ چار سالوں سے اس کے سالانہ اجتماع باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔ اور بفضل اللہ تعالےٰ ہر سال ہی زیادہ ترقیات اور اعلےٰ مدارج کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ ابتدائی دو سالوں میں تو جماعت کے جلسہ سالانہ کے ساتھ ہی ایک دن خدام الاحمدیہ کا اجتماع منعقد ہوتا رہا۔ لیکن پچھلے سال نوجوانان احمدیت کی اس اہم تقریب کو مستقل حیثیت دے کر جلسہ سالانہ کے علاوہ دوسرے ایام یعنی فروری میں دو دن کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور اس میں ورزشی مقابلوں کا پروگرام بھی رکھا گیا۔ اس سال یہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ العزیز نئی خصوصیات کا حامل ہوگا۔

قیام و طعام

اس اجتماع کے لئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے کہ مقامی اور بیرونی خدام کو دو دن کے لئے ایک ہی جگہ ٹھہرایا جائے۔ اس کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے شمال مغرب کی طرف کے میدان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ تمام خدام احزاب کی صورت میں قیام کریں گے۔ اور ہر حزب کے لوگ چادروں وغیرہ سے اپنے خیمے تیار کرنے ہوں گے۔ دو دن رات کے لئے خدام کا اسی جگہ قیام ہوگا۔ اور ان کے کھانے پینے۔ سونے۔ نمازوں کی ادائیگی۔ کھیلوں اور جلسے وغیرہ کا تمام پروگرام مرکز کی طرف سے مقرر کیا جائے گا۔ بیرونی مجالس امسال خدام قادیان کی مہمان ہوں گی۔

ورزشی مقابلے

اجتماع کے ہر دو ایام میں ورزشی مقابلوں کے لئے اوقات مقرر کئے گئے ہیں۔ ان مقابلوں میں حصہ لینا ہر مجلس کا فرض ہے امید ہے کہ مجالس اپنی اس مساعی کا جو وہ صحت جسمانی کے ماتحت بجا لاتی رہی ہیں اس موقعہ پر عمدہ نمونہ پیش کریں گی۔ انشاء اللہ مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوں گے جن کے لئے مجالس کو تیار ہو کر آنا چاہیئے قائدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں سے کھیلوں میں حصہ لینے والے اراکین کی فہرست جلد از جلد بھجوا دیں۔ نشانہ غلیل ۱۰۰ گز دوڑ تین میل کی دوڑیں۔ رسہ کشی دوڑ۔ گولہ اندازی۔ نظر۔ سونگھنے۔ چکھنے۔ سننے اور مشاہدہ کے مقابلے۔ تیر اندازی۔ جھنڈا چھیننا۔ (صرف اطفال کے لئے) گتکا۔ لاٹھی۔ بنوٹ تیراکی۔ پول والٹ۔ اونچی آواز۔ چھوٹی صاف آواز۔ لمبی چھلانگ۔ احزاب کے مقابلے کبڈی بشرط وقت (خدام قادیان اور بیرون کے درمیان)

مرکزی انتخاب

گزشتہ سالوں میں مجلس کے قواعد و ضوابط کے مطابق مرکزی انتخاب کا طریق عمل یہ رہا ہے کہ سب سے پہلے حلقہ ہائے قادیان کی مجالس عاملہ اور مجالس عاملہ مرکزیہ کا ایک مشترکہ اجلاس دسمبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہو کر دو ناموں کی تعیین کرتا تھا۔ اور پھر ان ناموں کو عالمگیر مجلس عامہ کے سالانہ اجلاس میں پیش کیا جاتا تھا۔ لیکن سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سال سے اس طریق میں یہ ترمیم فرما دی ہے کہ قادیان کی مجالس عاملہ کے قبل از وقت اجلاس تعیین اسماء کی ضرورت نہیں۔ اس لئے یہ انتخاب انشاء اللہ تعالےٰ اسی اجتماع کے موقعہ پر ہوگا۔

شوریٰ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ اجتماع پر یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ”آئندہ ایسے اجلاسوں میں اہم امور کے متعلق لوگوں سے مشورے لینے چاہئیں اور ان کے مطابق اپنی سکیمیں بنانی چاہئیں“ اس ارشاد کی تعمیل میں گزشتہ سال ہی مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ خدام کی شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ قائدین سے ضروری گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی مجالس کی طرف سے جلد از جلد ایسے امور کا ایجنڈا بھجوا دیں جن پر ان کے خیال میں اس اجتماع میں غور کرنا ضروری ہے۔ امید ہے کہ اس طرف فوری توجہ کی جائے گی۔

تقاریر

اس پروگرام کے علاوہ اس اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کے پروگرام کی اہمیت اور کام کی ٹریننگ کے متعلق بھی تقاریر ہوں گی۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی خدام کو ایمان افروز ارشادات سے مستفیض فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

خدام الاحمدیہ کا فرض

خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا معائنہ ہمارے امام و مطاع سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے۔ اس لئے ہر خادم کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اپنی پوری کوشش کر کے اس اجتماع میں شامل ہو۔ پچھلے سال سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے باہر کے خدام کے تھوڑی تعداد میں آنے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

”میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا“۔

پس آپ تمام خدام کا فرض ہے کہ احمدیت سے اپنی سچی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اور احمدیت کے صحیح خادم کہلانے کے مستحق بنتے ہوئے اس مرکزی اجتماع میں پوری تعداد میں شریک ہوں۔ خدام الاحمدیہ کا کام جماعت احمدیہ کے مقاصد کے پیش نظر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ اجتماع پر فرمایا تھا۔

”میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں۔ جو دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔ موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی عمارت جو اس وقت قائم ہے۔ اس کی صفائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی لپائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے پوچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس پر رنگ اور روغن کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کی چھتوں کو درست کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بھیجے گئے۔ اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ توڑ دو اس تہذیب اور تمدن کی عمارت کو جو اس وقت کھڑی ہے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو۔ جو انسانوں نے اس میں بنا لیا ہے۔ اسے زمین کے ساتھ لگا دو۔ بلکہ اس کی جڑیں اکھیڑ کر پھینک دو۔ اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو۔ جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ یہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ دنیا کے جس گوشہ میں ہم جائیں۔ دنیا کی جس گلی میں سے ہم گزریں۔ دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں۔ وہاں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے۔ اس سب کو توڑنا اور اس سب کو تباہ کر دینا۔ اور اس سب کو برباد کر دینا ہمارا مقصد ہے۔ اور پھر صرف توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہے ہمارا کام ہے“۔

کیا آپ اس اجتماع میں شامل ہو کر اپنی زندگیوں کے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہوں گے۔ یقیناً اس سوال کے جواب میں ہر خادم کی طرف سے انشراح صدر اور بشاشت قلب کے ساتھ لبیک کی صدا آئے گی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کو کورو کہنا اُن کی ہتک نہیں

۸ ستمبر کے "الفضل" میں دو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک تو سیاسی نوعیت کا ہے۔ اور دوسرے میں مکرم شیخ محمد صاحب شرما نے بعض ہندو لیڈروں کی آراء موجودہ زمانہ کے متعلق بیان کر کے لکھا ہے۔ کہ ہندوؤں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں خدا کے اوتار کو آنا چاہیئے۔ کیونکہ خود ہندو اقرار کر رہے ہیں۔ کہ یہی زمانہ اس کے ظاہر ہونے کا ہے۔ اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت کرشن قادیانی کے دعوے کے متعلق ایک دید منتر پیش کیا ہے۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ پرماتما ہمیشہ سچے کی مدد کرتا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ پرماتما نے حضرت کرشن قادیانی کی بھی مدد کر کے بتا دیا۔ کہ آپ صادق ہیں۔

اِن مضامین کی بنا پر قادیان کے چند آریوں نے جلسہ کر کے پروٹسٹ کیا ہے۔ پہلے مضمون کے متعلق اُن کو یہ شکایت ہے۔ کہ اس میں ہندوؤں کو کورو کہا گیا ہے۔ اور یہ ہتک ہے۔ جو کہ ہندو قوم کی کی گئی ہے۔ حالانکہ اگر وہ تھوڑا سا تدبّر کرتے۔ تو اُن کو معلوم ہو جاتا کہ اوّل تو یہ مضمون صرف اس لئے لکھا گیا ہے۔ کہ یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ اس دیش کی اکثریت اقلیت کے حقوق دبائے بیٹھی ہے۔ اور باوجودیکہ اقلیت کا حق ہے۔ پھر بھی اکثریت اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اس کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ جیسا کہ اُن الفاظ سے ظاہر ہے۔

"ہندوستان کی اکثریت یعنی ہندو چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے جو حقوق وہ غصب کئے ہوئے ہیں۔ وہ دینے نہ پڑیں۔ اور مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنا پورا پورا حق لے کر رہیں۔"

اِن الفاظ سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ مثال محض اکثریت اور اقلیت کے اعتبار سے دی گئی ہے۔ نہ کہ دھرم اور اَدھرم کے لحاظ سے۔

ایک لیکچرار صاحب نے دورانِ لیکچر میں کہا۔ کہ سارے کے سارے کورو پاپی تھے۔ حالانکہ جس آدمی کو ذرا بھی مذہبی واقفیت ہو۔ وہ ہرگز سب کوروؤں کو بُرا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ دھرت راشٹر جو کوروؤں کے پتا تھے ایک دھرماتما۔ تپسوی پرماتما کی پوجا اور اپاسنا کرنے والے تھے۔ جیسا کہ شری کرشن جی خود فرماتے ہیں۔ کہ

ہے دھرت راشٹر! اس وقت بھارت ورش میں آپ کا خاندان سرِلشٹ ہے۔ اس میں وِدّیا ہے۔ شیل ہے۔ دیا لتا ہے۔ سرلتا ہے۔ ستیہ ہے۔ بردھ ہونے سے اس کل کے آدھار آپ ہیں۔ (دیوگیشور کرشن ۱۶۳ مصنفہ چوبتی ایم اے)

اس میں، کرشن جی مہاراج نے صاف لفظوں میں اقرار کیا ہے۔ کہ دھرت راشٹر کا خاندان یعنی کورو دھرماتما ہیں۔ ہاں اُن میں سے ایک بُرا بھی ہے، جس کا نام دریودھن ہے۔ پس کسی مہاشہ کا یہ کہنا۔ کہ کوروؤں سے تشبیہہ دے کر ہماری ہتک کی گئی ہے۔ ایک بے معنی بات ہے۔ اگر واقعی کورو بُرے تھے۔ تو جن لوگوں نے اُن کی مدد کی۔ انہیں کیا کہا جائے گا۔ مثلاً بھیشم پتامہ جو کہ کورو اور پانڈو دونوں کے دادا تھے۔ لیکن انہوں نے کوروؤں کی طرف ہو کر پانڈوؤں سے لڑائی کی۔ اسی طرح درون آچاریہ جن سے کہ کورو اور پانڈو دونوں نے فنونِ جنگ سیکھے۔ وہ بھی کوروؤں کی طرف تھے۔ اسی طرح مشہور دانی مہاراجہ کرن اور وہ ہزاروں راجے مہاراجے جنہوں نے لڑائی میں کوروؤں کی مدد کی تھی۔ کیا سارے کے سارے بُرے تھے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اُن کو دریودھن سے دشمنی تھی۔ لیکن جب قوم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ دریودھن کی مدد کرنی چاہیئے۔ تو انہوں نے بھی اس میں قوم کی تائید کی۔

پھر بلرام جی مہاراج جو کہ اوتار سمجھے جاتے ہیں۔ کوروؤں سے ہمدردی رکھتے تھے۔ یہ بھی مشہور ہے۔ کہ جب لڑائی شروع ہونے لگی۔ تو ارجن اور دریودھن دونوں کرشن جی مہاراج کے پاس مدد مانگنے گئے۔ دریودھن سر کی طرف بیٹھا۔ اور ارجن پاؤں کی طرف۔ کرشن جی جب جاگے۔ تو آپ نے دونوں سے آنے کا سبب پوچھا۔ دونوں نے اپنے آنے کی غرض بیان کی۔ اس پر پہلے آپ نے دریودھن سے کہا۔ کہ آپ مجھے چاہتے ہیں۔ یا میری فوج۔ دریودھن نے کہا۔ مہاراج! مجھے آپ کی فوج چاہیئے۔

اس کے بعد آپ نے ارجن سے کہا۔ کہ ارجن میری فوج تو دریودھن کی طرف ہوگی۔ اور میں تمہاری طرف ہونگا۔ اگر کورو بُرے تھے۔ تو شری کرشن ہرگز ہرگز اپنی فوج دیکر پاپیوں کی مدد نہ کرتے۔

پس لیکچرار مہاشہ کا یہ کہنا۔ کہ کوروؤں سے تشبیہہ دے کر ہندو قوم کی ہتک کی گئی ہے۔ غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔ معلوم نہیں۔ لیکچرار صاحب کو کوروؤں کے ساتھ تشبیہہ دینے سے کیوں تکلیف ہوئی ہے۔ کیا وہ ہندو نہ تھے؟ اگر وہ ہندو تھے اور یقیناً ہندو تھے۔ تو پھر اگر ہندوؤں کی مثال ہندوؤں سے نہ دی جائے۔ تو کیا مسلمانوں سے دی جائے۔ جس کو ہمارے بھائی بھی پسند نہیں کریں گے۔

پس مضمون میں ہرگز ہرگز کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے کسی کی توہین ہو۔ ہاں۔ اگر کسی ہندو کی مثال دریودھن جیسے پاپی سے دی جاتی۔ تو واقعی افسوسناک بات تھی۔ لیکن یہاں تو کوروؤں کو بلحاظ اکثریت بیان کیا گیا ہے۔ نہ کہ دھرم اور ادھرم کے لحاظ سے۔ اور سیاست کے اعتبار سے نہ کہ نیکی کے باعث۔ اور پھر مراد وہی ہندو ہیں جو مسلمانوں کو حقوق دینا پسند نہیں کرتے۔ اور ہندوستان میں ہندو راجیہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ (مہاشہ محمد عمر)

بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کا چھبیسواں ۲۶ سالانہ جلسہ

۲۲، ۲۳، ۲۴ اکتوبر کو بمقام برہمن بڑیہ صوبہ بنگال کی پراونشل احمدیہ کانفرنس منعقد ہونا قرار پائی ہے۔ اس کے پہلے دو روز مردوں کے لئے اور تیسرا روز عورتوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس جلسہ میں ہر روز ۱۱ بجے سے پانچ بجے تک مختلف تبلیغی مضامین پر لیکچرز ہونگے۔ اور صبح و شام کو پراونشل مشورہ کمیٹی کے اجلاس ہونگے۔ جس میں صوبہ بنگال اور آسام میں تبلیغی فرائض کو سرانجام دینے کے لئے اخراجات کا بندوبست اور پروگرام تیار کیا جائیگا۔ اس کانفرنس کی صدارت کیلئے قادیان دارالامان سے کسی بزرگ کو لانے کیلئے کوشش کی جا رہی ہے۔ پنجاب، ہندوستان اور بنگال کے دوستوں کو ہماری طرف سے دعوت ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی کانفرنس میں شریک ہو کر جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ رہائش اور خوراک کا بندوبست ریسپشن کمیٹی کے ممبران کریں گے۔

خاکسار سید سعید احمد اسسٹنٹ سکرٹری

ذیابطیس

بری موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل و گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ ضرور تجربہ کر کے دیکھیں۔

قیمت ۱۵ خوراک ۱۲/ عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

حبّ ہمزاد

یہ گولیاں پٹھوں کو طاقت دیتی ہیں۔ جوڑوں کے درد و دل و کمزور لوگوں کیلئے بیحد مفید ہیں۔ ایک روپیہ کی تیس گولیاں۔ طبیب عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جموں کی نومسلمہ کے جبری اغوا کے متعلق جماعت احمدیہ سرینگر کا پروٹسٹ

جماعت احمدیہ سرینگر کا ایک غیر معمولی اجلاس مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اعلیٰ "اصلاح" کے زیر صدارت ۱۸ ستمبر کو منعقد ہوا جس میں یہ قراردادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں۔ (۱) جماعت احمدیہ سرینگر کا یہ اجلاس غلام سکینہ نومسلمہ کے جبری اغوا کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہوا حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ غلام سکینہ کو جلد از جلد برآمد کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے (۲) ہندو کے مسلمان ہونے پر ضبطی جائیداد کا قانون اس دور تہذیب میں بدنما دھبہ ہے۔ یہ اجلاس حکومت کشمیر سے استدعا کرتا ہے۔ کہ اس قانون کو جلد از جلد منسوخ کر کے مسلمانوں کو شکریہ کا موقعہ دے۔ (۳) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول وزیر اعظم کشمیر اور پریس کو روانہ کی جائیں۔

سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سرینگر

بورڈران تعلیم الاسلام ہائی سکول کے متعلق اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو موسمی تعطیلات کے بعد کھل جائے گا۔ اسلیئے جملہ بورڈران کو وقت مقررہ پر پہنچ جانا چاہیئے ایسے طلباء جن کے ذمہ بورڈنگ ہاؤس کا بقایا ہے۔ ان کی اور ان کے والدین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے بقایا کی رقم معہ دو ماہ کا خرچ پیشگی (اوسطاً ۵۰/-) محاسب صاحب کو روانگی سے قبل بھجوا دیں۔ ایسے احباب جنکا یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ ہر مہینہ کے آخر پر ادا کر دیں گے۔ براہ کرم غور فرماویں۔ کہ اب یہ عمل بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ دوکاندار آجکل جنگ کی وجہ سے بالکل ادھار اشیاء نہیں فروخت کرتے اور بورڈنگ ہاؤس کے پاس کوئی ایسی مد نہیں جس سے قرض لیکر بقایا داران کے اخراجات پورے کئے جاویں احباب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بقایا کی رقم معہ اخراجات دو ماہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (سپرنٹنڈنٹ)

حسابداران امانت ذاتی کے لئے ضروری ہدایات

ایسے حساب داران امانت ذاتی جنہوں نے ابھی تک اپنے دستخطوں کا نمونہ دفتر میں نہیں بھیجا مہربانی کر کے جلد بھیج دیں۔ ورنہ ان کے آرڈرز کی تعمیل نہ ہو سکیگی۔ بعض حساب داران روپیہ نکلوانے کے لئے جب آرڈرز بھیجتے ہیں۔ تو اصل نمونہ کے مطابق دستخط نہیں کرتے۔ ایسے احباب کو چاہیئے کہ نمونہ کے مطابق دستخط کیا کریں۔ ورنہ آرڈرز کی تعمیل نہ ہو سکیگی۔

حساب کھولنے سے قبل ضروری ہے کہ فارم شرائط امانت ذاتی دفتر ہذا سے منگوا لیا کریں۔ اور جو لیدخانہ پُری واپس کئے جانے چاہئیں۔ فارم مذکور کی تکمیل کے بغیر لین دین صحیح اور حسب خواہ طریق پر نہیں ہو سکتا۔ پس احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ فارم مذکور جسقدر جلد ممکن ہو سکے تکمیل فرما کر واپس کر دیا جائے۔ ایک سے دوسرے مقام پر تبدیل ہونے پر نیا اور پرانا پتہ دفتر کو نوٹ کرا دیا جائے۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

کاریگروں اور باورچیوں کی ضرورت

چند فٹروں اور باورچیوں کی فوری ضرورت ہے۔ اول الذکر کی تنخواہ حسب لیاقت ۳۰ روپے سے ۴۰ روپے تک اور مؤخر الذکر کی تنخواہ ۲۰ روپے سے ۲۵ روپے تک ہوگی۔ یہ فوجی ملازمت نہیں۔ درخواستیں فوری طور پر نظارت ہذا کو بھجوا دی جائیں۔

ناظر امور خارجہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مظفر نگر سٹی بکنگ ایجنسی کیلئے یکم دسمبر ۱۹۴۲ء یا حسب ضرورت کسی مابعد کی تاریخ سے جاری کی جانیوالی ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹینڈر ۱۴-۱۱-۴۲ء ۵ بروز جمعرات چار بجے شام تک وصول کئے جائیں گے اور ۶-۱۱-۴۲ء بروز منگل چیف کمرشل منیجر کے دفتر میں ۱۱ بجے ان ٹینڈر دہندگان کے سامنے کھولے جائینگے جو اسوقت موجود ہونگے۔ کامیاب ٹینڈر دہندہ کو مبلغ ۴۰۰۰ روپیہ کی رقم ۱۵ نومبر ۱۹۴۲ء کو بطور ضمانت داخل کرانا ہوگی۔

ٹھیکیدار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ

(۱) مسافروں۔ پارسلوں اور سامان کی بکنگ کے لئے (بدوں اس سامان کے جو کھلا ہو۔ یا مویشیوں۔ اسلحہ اور بارود کی شکل میں ہو) ایک مناسب عمارت مہیا کرے جسے نارتھ ویسٹرن ریلوے منظور کریگا۔

(۲) سٹی بکنگ ایجنسی سے ریلوے اسٹیشن تک اور برعکس سامان اور پارسلوں کو بیل گاڑی یا لاری کے ذریعہ لے جانے کا انتظام کرے۔

(۳) مسافروں، پارسلوں اور سامان سٹی بکنگ ایجنسی تک اور وہاں سے بک کرنے کیلئے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے افران کی منظوری حاصل کر کے اپنا سٹاف مہیا کرے۔

(۴) سامان اور پارسلوں کا سٹی بکنگ ایجنسی سے ریلوے اسٹیشن تک اور ریلوے اسٹیشن سے سٹی بکنگ ایجنسی تک لے جانے میں چوری۔ تباہی۔ خرابی۔ نقصان یا حادثہ کے خلاف بیمہ کرائے۔

ٹھیکیدار کو اپنے ٹینڈر میں حسب ذیل امور بیان کرنے چاہئیں

آ۔ سامان اور پارسلوں (محولہ اندراج بالا عـ۲) کے لیجانے کیلئے وہ فی من یا کس قدر کم سے کم کیا معاوضہ لیگا

ب۔ ریلوے کے کام جسکا ذکر اندراج بالا عـ۱ میں ہوا ہے کیلئے مناسب عمارت مہیا کرنیکا کیا معاوضہ لیگا۔

ٹینڈر سربمہر لفافوں میں آنے چاہئیں۔ اور ان اوپر لکھا ہوا ہو "سٹی بکنگ ایجنسی مظفر نگر" کامیاب ٹینڈر دہندہ کو جو معاہدہ کرنا پڑیگا اسکا نمونہ چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے ۲ روپیہ میں مل سکتا ہے۔ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اس امر کا اختیار ہے کہ وہ جو ٹینڈر چاہے منظور کرے ضروری نہیں کہ وہ کم سے کم ہو۔

جنرل منیجر

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے فعل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی۔ کمزوری دور ہوتی ہے چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور حب تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک پندرہ آنے صرف

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے لیبل

ریلوے میں زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے سامان ضائع یا غلط جگہ جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے مالک لیبل صحیح طریق پر نہیں لگاتے اس لئے مسافروں کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے ہر ایک سامان پر بذریعہ ریل بھیجنے سے پہلے لیبلوں کو اچھی طرح چسپاں کر دیا کریں۔

جنرل منیجر لاہور

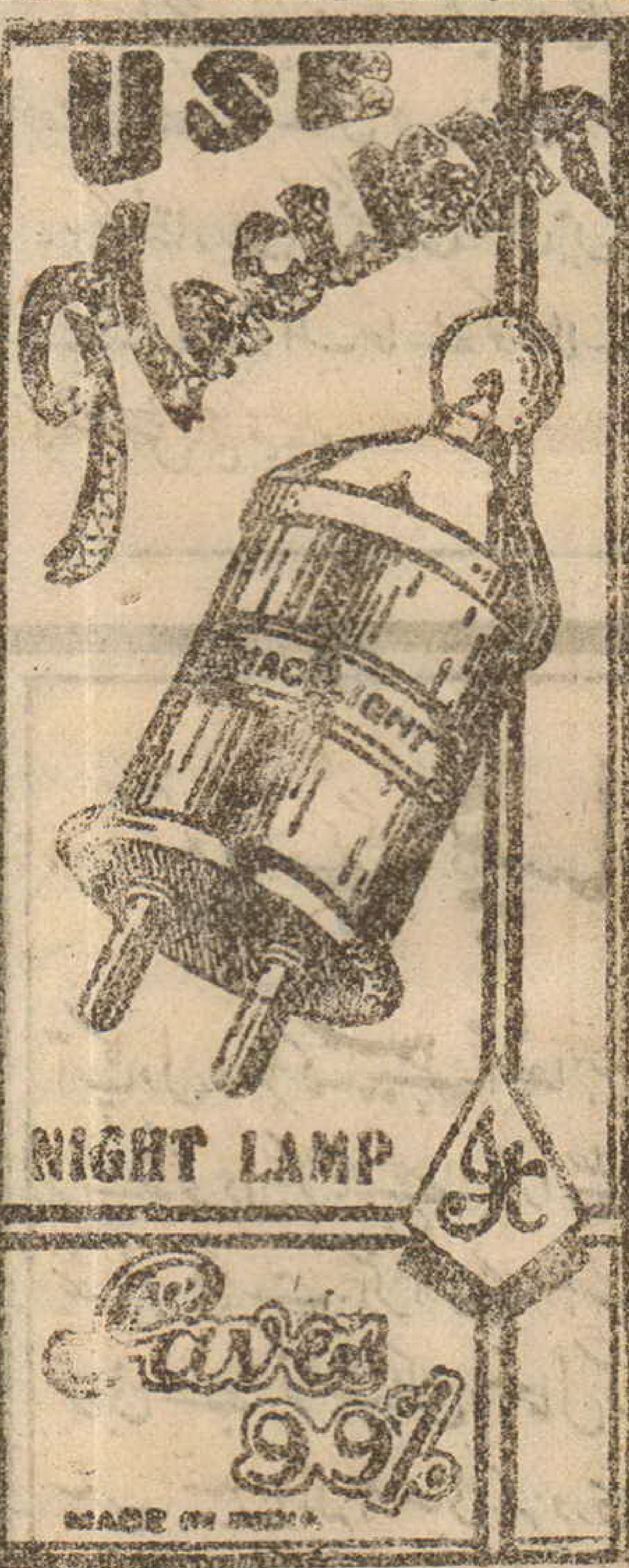

ٹ
اپنے گھر وغیرہ میں استعمال کیلئے مفید بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے سٹاکسٹ میک ورکس قادیان B.63

قرص خاص — امراض مخصوصہ کیلئے ازحد مجرب و مفید ہیں قیمت ۵۰ قرص دو روپے عہ

اکسیر سیلان الرحم — پرانی لیکوریا سفید پانی کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی تین روپے

منگوانیکا پتہ دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۲۷ ستمبر۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جرمن سٹالن گراڈ میں اور آگے نہیں بڑھ سکے۔ شہر کے آس پاس کی بستیوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے حالت اگرچہ نازک ہے۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ روسیوں کو والگا کے اس پار سے برابر کمک آ رہی ہے اور جرمن تھکان محسوس کر رہے ہیں۔ شہر کے اندر کبھی اس مکان پر جرمنوں کا قبضہ ہو جاتا ہے اور سامنے کا مکان روسیوں کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ کبھی جرمن آگے بڑھ جاتے ہیں اور کبھی روسی۔ حالت ایسی الجھی ہوئی ہے کہ جرمنوں کو مجبوراً اپنے ہوائی حملے بند کرنے پڑے ہیں۔ روسی سپاہی ایک ایک کرہ کر کے بہت سے مکان جرمنوں سے واپس لے رہے ہیں۔ اگرچہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ابھی تک جرمنوں کا پلہ بھاری ہے۔ مشرقی کاکیشیا میں بھی دشمن کا سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ دوسرے علاقوں میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ برلن میں مان لیا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ میں شمال کی طرف جرمن قلعہ بندیوں میں روسی گھس گئے ہیں۔ کاکیشیا میں دریائے ٹیرک کو پار کئے انہیں ایک ماہ ہو گیا ہے۔ مگر وہ گروزنی کی طرف زیادہ نہیں بڑھ سکے۔ نووروسسک پر قبضہ کے بعد بھی وہ آگے نہیں بڑھ سکے۔ کاکیشیا کے پہاڑ چھ سو میل میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان میں جرمن ابھی کسی خاص روسی چوکی پر قابض نہیں ہو سکے۔ تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ روسی فوجوں نے سٹالن گراڈ میں دشمن پر جوابی حملہ شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے کل رات ایک بیان میں کہا۔ کہ جو قافلہ شمالی روس پہنچا ہے۔ اس میں اتنا زیادہ گولہ بارود اور سامان جنگ تھا۔ کہ اس سے پہلے اتنا زیادہ کبھی نہیں بھیجا گیا۔ اس میں طیارے۔ ٹینک۔ توپیں اور دوسرا جنگی سامان بکثرت تھا۔ ۷۵ برطانوی جنگی جہازوں نے اس کی حفاظت کا کام سرانجام دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ جرمنی پر جو ہوائی حملے کئے جا رہے ہیں۔ عام لڑائی پر انکا اثر ضرور پڑیگا۔ ۱۹۴۱ء کے جون، جولائی میں برطانوی طیاروں نے جرمنی پر صرف ۲½ ہزار ٹن بم گرائے تھے۔ مگر اس سال صرف ستمبر کے پندرہ دنوں میں پانچ ہزار ٹن گرا دئے جا چکے ہیں۔

ماسکو ۲۷ ستمبر۔ مسٹر وینڈل ولکی روسی لیڈروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ آپ نے میدان جنگ کا بھی معائنہ کیا۔ ایک بیان میں کہا۔ کہ لاکھوں روسی عورتیں اور بچے جنگی کارخانوں میں کام کر رہے ہیں۔ ہر تندرست آدمی یا تو فوج میں بھرتی ہو چکا ہے۔ یا جنگی کارخانہ میں کام کر رہا ہے۔ اب تک روس کے پچاس لاکھ آدمی اس لڑائی میں ہلاک، مجروح یا مفقود الخبر ہو چکے ہیں۔ اور چھ کروڑ روسی ان علاقوں میں غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جن پر جرمنی کا قبضہ ہو چکا ہے۔ آپ نے کہا۔ آنے والے موسم سرما میں روسیوں کو کھانے پینے کی چیزیں بھی کم ملسکیں گی ایندھن اور کپڑے بھی کم مل سکینگے۔ مگر پھر بھی وہ پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہیں۔ آپ نے کہا۔ امریکہ برطانیہ کے ساتھ جلد از جلد جرمنی کے خلاف دوسرا محاذ قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ برطانوی بحری محکمہ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ بحیرہ روم میں پانچ برطانی آبدوزوں نے دشمن کے پانچ رسد لیجانے والے جہاز غرق کر دئے۔ ایک جہاز پر تارپیڈو لگا۔ اور دو اور جہازوں کو بھی شاید نقصان پہنچا۔

قاہرہ ۲۷ ستمبر۔ مصر میں میدانی لڑائی کی کوئی خبر نہیں آئی۔ البتہ گشتی دستے مصروف رہے جمعہ کی رات کو اتحادی طیاروں نے طبروق پر حملہ کیا۔ اور سولم و مرسا مطروح کے درمیان دشمن کی فوجی لاریوں پر گولیاں چلائیں۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ قریباً ۲۵ حُروں نے جو پوری طرح مسلح تھے۔ سانگھڑ تعلقہ میں ایک گاؤں پر حملہ کر دیا۔ عورتوں سے بدسلوکی کی۔ اور سرکاری آدمی پر گولیاں چلائیں۔ انہوں نے بھی فائر کئے۔ جس پر حملہ آور بھاگ گئے۔ ایک اور گاؤں میں ڈاکہ پڑا۔ جہاں کچھ دیہاتی ہلاک ہو گئے۔

کراچی ۲۶ ستمبر۔ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی کے خلاف بطور پروٹسٹ خان بہادر اور او۔ بی۔ ای کے خطابات واپس کر دئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ برطانیہ قومی عناصر کو کچل کر ہم کو غلام بنانا چاہتا ہے۔

دمشق ۲۶ ستمبر۔ ترکی کا وزیر انصاف دل کی بیماری سے بیمار ہے۔ ہٹلر نے اپنا ڈاکٹر اسکے علاج کے لئے بھیجا۔ جس نے اس کا اپریشن کیا ہے شاید ایکبار پھر اپریشن کرنا پڑے۔

بٹالہ ۲۶ ستمبر۔ قادیان کے بعض احراریوں کا جو مقدمہ زیر دفعہ $\frac{107}{151}$ چل رہا ہے۔ آج اس میں مولوی مظہر علی صاحب اظہر کی شہادت ہوئی۔ مولوی عبدالغفار صاحب غزنوی امرتسری حاضر عدالت نہ تھے۔ اس لئے ان کی حاضری کے لئے وارنٹ جاری ہوئے۔

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ آج رات متنگائی ریلوے ورکشاپ میں آگ لگ گئی۔ مگر ایک گھنٹہ کے بعد بجھا دی گئی۔

پشاور ۲۶ ستمبر۔ جولائی ۱۹۴۲ء میں انڈین ائیرفورس کے بعض طیاروں نے خوست کی سرحد کو پار کر کے افغانستان کے علاقہ میں غلطی سے بمباری کی تھی۔ اب برطانی سفیر نے حکومت افغانستان کو یقین دلایا ہے کہ یہ غلطی سے ہوا۔ اور اس کا حرجانہ ادا کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ روس اور آزاد فرانسیسیوں کی نیشنل کمیٹی کے فوجی نمائندوں کے مابین ایک سمجھوتہ کے نتیجہ میں آزاد فرانس کا ایک فضائی سکواڈرن روس کے محاذ جنگ پر پہنچ گیا ہے اس کا نام نارمنڈی سکواڈرن رکھا گیا ہے۔

چنگنگ ۲۶ ستمبر۔ چینی فوجوں نے تونہانگ کے اہم ترین شہر پر قبضہ کر لیا۔ جو کنہوا اور ساحلی بندرگاہ کے درمیان جاپانی مواصلات کا اہم مرکز ہے۔ اور اب کنہوا کے لئے جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانی کنہوا کی ہر قیمت پر حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس شہر سے بآسانی ٹوکیو پر بمباری کی جا سکتی ہے۔

قاہرہ ۲۶ ستمبر۔ طبروق کی تسخیر کے بعد سے صرف چار راتیں ایسی گذری ہیں۔ کہ اتحادی طیاروں نے اس پر حملہ نہ کیا ہو۔ ورنہ ۹۶ راتوں میں برابر اس پر حملے ہوتے رہے ہیں۔ اور اس عرصہ میں طبروق کی بندرگاہ پر چار ہزار ٹن بم گرائے جا چکے ہیں۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ رمضان المبارک کی وجہ سے اکتوبر کی پہلی تین راتوں میں جیسا کہ قبل ازیں فیصلہ کیا گیا تھا۔ بلیک آؤٹ نہ کیا جائے گا۔

چنگنگ ۲۶ ستمبر۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان ایجنٹ جنرل انڈیا نے آج مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کی۔ آپ بہت جلد ہندوستان واپس آ رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جون ۱۹۴۲ء سے ستمبر ۱۹۴۲ء تک یعنی صرف چار ماہ کے عرصہ میں بحیرۂ روم میں برطانی طیاروں کے حملوں سے چالیس محوری جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ جن کا مجموعی وزن ۶۰ ہزار ٹن بیان کیا جاتا ہے۔

چنگنگ ۲۶ ستمبر۔ چین کے بعض علاقوں میں جاپانیوں نے جو ڈمی حکومت قائم کر رکھی ہے، اس کی فوجوں اور جاپانی فوجوں میں جھگڑا ہو گیا۔ ایک دوسرے پر گولیاں چلائی گئیں۔ جاپانی حکام نے چینی فوجوں کو غیر مسلح کر دیا ہے۔

کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ حکومت بنگال نے ایک ماہر نمکیات کا تقرر منظور کیا ہے۔ جو صوبہ میں نمک سازی کو گھریلو صنعت کے طور پر فروغ دے گا۔ ماہ نومبر میں کام شروع ہو جائیگا۔ سردست اس صوبہ میں آٹھ یا نو لاکھ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے۔ اس سکیم کے نتیجہ میں پیداوار کی یہ مقدار دگنی ہو جائے گی۔

ماسکو ۲۷ ستمبر۔ بعد دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک جگہ جرمن روسی صفوں میں گھس گئے۔ مگر انہیں بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ روسی مورچوں میں پیچھے گھسے جرمن سپاہیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ جرمن اس محاذ پر اور زیادہ دباؤ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے بعض عمارتوں کے اوپر بڑی بڑی توپیں چڑھا دی ہیں۔ اور جب تک ان عمارتوں کو گرایا نہ جائے۔ انہیں وہاں سے نکالا نہیں جا سکتا۔ نوورسسک کے آس پاس ایک اہم ٹیلہ کے لئے سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ مسلم لیگ کے ممبروں اور بعض دوسرے مسلم زعماء نے مسٹر جناح سے اپیل کی ہے کہ اس وقت ملک کی سیاسی گتھی کو سلجھائیں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نہیں مان سکتے کہ ہندو مسلم اتحاد ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہونگے کہ ہندوستان کو آزادی نہیں مل سکتی۔

احمد آباد ۲۷ ستمبر۔ آج یہاں بعض لوگوں نے جھنڈے کو سلامی دینے کی رسم ادا کرنا چاہی۔ ۲۷ گرفتاریاں کی گئیں۔ جن میں ایک عورت بھی ہے۔ ایک ڈاک خانے کو جلانے کی بھی ناکام کوشش کی گئی۔

حبوب کیساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اُٹھا نہیں جاتا۔ لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اس کا سبب ملیریا یا جگر کی خرابی ہے۔ تو شفاکن استعمال کریں۔ اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے۔ تو حبوب کیساب استعمال کریں۔

قیمت: یکصد قرص ۸/ عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)